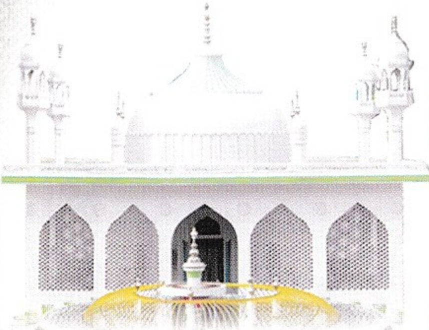


انوار اللہ الودود
فی
مسئلۃ وحدۃ الوجود

خدا کی قدرت

از

افاداتِ سراپا برکات شریعت آگاہ طریقت پناہ حقیقت دستگاہ شیخ الاسلام عارف باللہ

امام محمد انوار اللہ فاروقی نور اللہ مرقدہ

بانی جامعہ نظامیہ حیدرآباد

باہتمام: جمیع طلباء مولوی سندی ۱۴۳۶ھ ۲۰۱۵ء

ناشر: مجلسِ اشاعت العلوم جامعہ نظامیہ حیدرآباد الہند

اللہ نور السموات والارض

رسالہ نادرہ اعنی

انوار اللہ الودود

فی

مسئلۃ وحدۃ الوجود

از

افادات سراپا برکات شریعت آگاہ طریقت پناہ حقیقت دستگاہ شیخ الاسلام عارف باللہ

امام

محمد انوار اللہ فاروقی نور اللہ مرقدہ

بانی جامعہ نظامیہ حیدرآباد

باہتمام: جمیع طلباء مولوی سندی ۱۴۳۶ھ ۲۰۱۵ء

ناشر: مجلس اشاعت العلوم جامعہ نظامیہ حیدرآباد الہند

تفصیلات

نام کتاب	:	(۱) انوار اللہ الودود فی مسئلۃ وحدۃ الوجود
		(۲) خدا کی قدرت
تالیف	:	حضرت العلامہ شیخ الاسلام عارف باللہ امام محمد انوار اللہ فاروقی نور اللہ مرقدہ المبارک بانی جامعہ نظامیہ حیدرآباد الہند
صفحات	:	جملہ ۱۶ صفحات
سن اشاعت	:	۱۴۳۶ھ م ۲۰۱۵ء
		بضمن صد سالہ عرس شریف حضرت شیخ الاسلامؒ
باہتمام	:	جمیع طلباء مولوی سندی ۱۴۳۶ھ م ۲۰۱۵ء
طباعت	:	مطبع ابوالوفاء الافغانیؒ ، جامعہ نظامیہ حیدرآباد
قیمت	:	۱۵/ روپئے
ناشر	:	مجلسِ اشاعت العلوم جامعہ نظامیہ حیدرآباد

﴿ ملنے کے پتے ﴾

۱۔ دفتر اشاعت العلوم جامعہ نظامیہ، شبلی گنج، حیدرآباد، الہند

۲۔ شیخ الاسلام لائبریری اینڈ ریسرچ فاؤنڈیشن، نزد جامعہ نظامیہ، حیدرآباد

۳۔ دکن ٹریڈرس، مغل پورہ، حیدرآباد

۴۔ عرشی کتاب گھر، میر عالم منڈی، حیدرآباد

تقریظ

مفکرِ اسلام حضرت علامہ مولانا **مفتی خلیل احمد** صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ، شیخ الجامعہ، جامعہ نظامیہ حیدرآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ الطیبین واصحابہ الاکرمین والاجمعین. امابعد

حضرت شیخ الاسلامؒ نے مختلف موضوعات پر کتابیں لکھیں ہیں، بعض اُردو میں ہیں اور بعض عربی وفارسی میں ہیں۔آپ کے تصنیفات میں مختلف موضوعات پر چھوٹے چھوٹے رسائل بھی موجود ہیں، یہ رسائل حجم کے اعتبار سے مختصر ہیں لیکن موضوع کے لحاظ سے بہت ہی اہم اور دقیق ہیں، یہ رسائل صرف اہلِ علم اور اہلِ ذوق کیلئے کام آسکتے ہیں کیونکہ اس کے مضامین کو عقلی و نقلی دلائل سے مدلل ذکر کیا گیا ہے۔ یہ رسائل اب طلبائے جماعتِ مولوی دوم کی اعانت سے شائع کئے جارہے ہیں۔ان میں پہلا رسالہ ''انوار اللہ الودود فی مسئلۃ وحدۃ الوجود'' ہے، مسئلہ وحدۃ الوجود صوفیاء کے درمیان بہت ہی معرکۃ الآراء مسئلہ رہا، اس مسئلہ کی افہام و تفہیم ہر شخص کے بس کی بات نہیں، زبان وقلم کی ذراسی لغزش سے بات کدھر کی کدھر ہوجاتی ہے، اس لئے اس موضوع پر متبحر علماء وصوفیاء کے یہ قلم اٹھایا ہے اور نہایت ہی احتیاط کے ساتھ ضبطِ تحریر کیا ہے جسکا اندازہ قارئین کو پڑھنے سے ہوجائے گا۔دوسرا رسالہ ''خدا کی قدرت'' سے موسوم ہے، اس مسئلہ کا تعلق بھی عقائد سے ہے اس پر بھی احتیاط سے ہی گفتگو کی گئی ہے، اللہ ان طلباء کو جزائے خیر دے جنہوں نے ان رسائل کی طباعت واشاعت کا اہتمام کیا۔

آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

(حضرت مولانا) مفتی خلیل احمد (حفظہ اللہ)

شیخ الجامعہ، جامعہ نظامیہ حیدرآباد

تقریظ

فقیہِ اسلام حضرت علامہ مولانا **مفتی عظیم الدین صاحب** حفظہ اللہ تعالیٰ، صدر مفتی، جامعہ نظامیہ حیدرآباد

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

حضرت شیخ الاسلامؒ شاہ محمد انوار اللہ الفاروقی فضیلت جنگؒ بانی جامعہ نظامیہ کی ذات قدسی صفات اور ہمہ جہات و جامع الکمالات تھی، آپ نے اپنے عہد کے کئی ادبیات اور روحانیات میں ایک انقلاب پیدا کردیا تھا۔ زیرِ نظر کتابیں ''انوار اللہ الودود'' تصوف کے معرکہ آراء مسئلہ وحدۃ الوجود پر ایک نادر و نایاب شاہکار ہے جس میں نفس مسئلہ پر نہایت عالمانہ اور محققانہ مباحث سپردِ قلم کئے گئے ہیں جبکہ دوسری کتاب مولوی خرم علی صاحب مرحوم کے اشعار کی منظوم شرح ہے جس کو حضرت شیخ الاسلامؒ نے انتہائی مرصع اور مدلل و معقول انداز میں زیب قرطاس فرمایا ہے، صدی تقاریب عرس حضرت شیخ الاسلامؒ کے تاریخ ساز موقع پر ان دونوں کتابوں کو یکجا شائع کیا جارہا ہے، اس کوشش پر ناشر اور جملہ معاونین دعائے خیر و تشکر کے مستحق ہیں۔

فقط

والحمد للہ رب العالمین

(حضرت مولانا) مفتی محمد عظیم الدین (حفظہ اللہ)

صدر مفتی، جامعہ نظامیہ حیدرآباد

مورخہ دو مارچ دو ہزار پندرہ

مسئلۂ وحدۃ الوجود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

یہ امر پوشیدہ نہیں کہ ہر چیز پیدا ہونے سے پہلے معدوم ہوتی ہے اور جس وقت پیدا ہوتی ہے یکایک محسوس ہوجاتی ہے۔ اب یہاں دیکھنا یہ ہے کہ کس چیز نے اُسے محسوس بنادیا اور وہ کیا چیز ہے جسکے نہ ہونے سے وہ معدوم تھی اور اُس کے ہونے سے محسوس ہوگئی؟ ادنیٰ تأمل سے معلوم ہوسکتا ہے کہ وہ وجود ہی ہو حالتِ عدم میں اُس چیز کو نہ تھا اور جب دونوں میں باہمی تعلق ہوا تو وہ چیز محسوس اور موجود ہوگئی عقل اس پر گواہی دیتی ہے کہ جو چیز ایسی ہو کہ اُس کے وجود سے معدوم چیز موجود ہوجائے وہ اعتباری نہ ہوگی بلکہ مستقل بالذات ہوگی، اس سے ثابت ہے کہ وجود جس کا ذکر یہاں ہورہا ہے وہ مصدری نہیں کیونکہ وجود مصدری ایک اعتباری اور انتزاعی چیز ہے جس کا منشاء انتزاع دوسری چیز ہوگی۔ اب یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ دوسری چیز نفس شئی معدوم ہے یا اور کچھ۔ اگر نفس شئی معدوم ہو تو لازم آئے گا معدوم من حیث ھو معدوم سے وجود خیال میں آئے جو کسی طرح درست نہیں تو ضرور ہے کہ وہ دوسری شئے منشاء انتزاع وجود مصدری کا ہے وہ نفس وجود ہو مگر مصدری نہ ہوگا۔ بلکہ ایسا مستقل ہوگا کہ معدوم شئے کو وجود دے سکے اور منشاء انتزاع اس کے موجودیت کا بنے غرضکہ یہ وجود وجود مصدری کا منشاء انتزاع ہے اور خارج میں موجود ہے اس وجود کی معنی (ہونا) نہیں ہوسکتے جو معنی مصدری ہے بلکہ اس کی معنی ما بہ الموجودیت ہے گو اس کی حقیقت سمجھ میں نہ آئے مگر اتنا تو ضرور سمجھ میں آتا ہے کہ ہر شئے معدوم کے موجود ہونے کے وقت ایک چیز ایسی اس کے ساتھ متعلق ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس پر موجودیت کا

اطلاق ہوتا ہے جب وجود کے دو معنیٰ معلوم ہوئے تو اب جہاں وجود کہیں گے تو اس سے مراد مابہ الموجودیت لیں گے۔ جب آپ یہ سمجھ گئے تو جو معدوم شئے وجود میں آتی ہے وہاں دو چیزیں ہوں گی، جس کو وجود مل رہا ہے دوسرا وجود جس کی وجہ سے وہ معدوم شئے وجود میں آرہی ہے، تو اب تمام موجوداتِ عالم کا حال معلوم ہو گیا کہ اگر وجود سے قطع نظر کر لیجئے تو وہ سب معدوم ہے۔ اور موجود ہونا اس کا صرف وجود کی برکت سے ہے۔ اب یہاں یہ بات معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ عالم میں بے انتہاء چیزیں ہم دیکھتے ہیں جو شکل وشمائل میں ایک دوسرے سے ممتاز ہیں۔ اس کثرت کا منشاء آیا وجود ہے یا وہ معدومات۔ اس میں شک نہیں کہ وجود مصدری میں کثرت ضرور ہے کیونکہ اس کا منشاء ہر ایک موجود ہے جو دوسرے سے تشخص میں ممتاز ہے مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ وجود خارجی اور اصلی یعنی مابہ الموجودیت میں کثرت ہے کیونکہ اس کی خاصیت تو یہ ہے کہ جس معدوم کے ساتھ ملا اسکو موجود کر دیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ کثرت اشیاء معدومہ میں ہے۔ یہاں ایک شبہ پیدا ہوتا ہے کہ اشیاء معدومہ تو معدوم ہیں اور عدم میں امتیاز سمجھ میں نہیں آتا تو اس کو یوں سمجھنا چاہئے کہ زید مثلاً جو موجود ہوا، حالت عدم میں زید معدوم تھا یعنی عدم محض نہ تھا اسی وجہ سے اس کو زید معدوم کہنے کی ضرورت ہوئی۔ دیکھئے جب ہم گھر بناتے ہیں تو پہلے اس کا نقشہ ذہن میں لاتے ہیں پھر خارج میں اس کو موجود کرتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ خارج میں معدوم گھر وجود میں آیا نہ یہ کہ مطلق معدوم یعنی عدم محض، مقصود یہ ہے کہ گو گھر خارج میں معدوم ہے مگر عدم محض نہیں، اگر عدم محض ہوتا تو یوں کہتے کہ عدم کو ہم نے وجود میں لایا، حالانکہ کہا جاتا ہے کہ معدوم گھر کو ہم نے موجود کیا۔ پھر وہ معدوم گھر جب وجود میں آیا تو جس قدر آثار ولوازم اس کے خیال کئے گئے تھے ان سب کا وجود خارج میں آگیا۔

حاصل یہ کہ موجود گھر کے وجود سے اگر قطع نظر کیا جائے تو صرف گھر رہ جائے گا۔ جو قبل وجود معدوم تھا اور بعد وجود موجود ہو گیا۔ اس کو اُس گھر کی عین ثابت کہیں گے گو کہ حالت عدم میں موجود نہیں مگر من وجہ اس کو ثبوت کا ایک درجہ حاصل ہے جس کو وجود نہیں کہہ سکتے جب ہی موجود میں دو چیزیں پائی جاتی ہیں، ایک وجود، دوسری عین ثابتہ۔ تو معلوم ہوا کہ کثرت موجودات صرف اعیان ثابتہ کی کثرت سے ہے ورنہ نفس وجود واحد ہے۔ اس کو یوں سمجھنا چاہئے کہ تمام عالم کے اعیان ثابتہ پر وجود محیط ہے اور وجود اُن پر ایسا ہے جیسے چادر مختلف اشیاء پر اڑادی جاتی ہے۔ اور اُن اعیان ثابتہ کا ظہور صرف وجود کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ اب تمام عالم کو خیال کر لیجئے کہ کہیں زمین ہے کہیں پانی اور کہیں ہوا اور افلاک وغیرہ اس مجموعہ میں وجود موجود ہے جو ایک ہے مگر ہر ایک چیز کی عین ثابتہ علیحدہ علیحدہ ہے اور جتنے آثار ولوازم ہر ایک کے ہیں وہ سب ہر ایک کے عین ثابتہ میں مندرج و مندمج ہیں ان کو وجود سے کوئی تعلق نہیں اور تعلق ہے تو اس قسم کا کہ ان کا ظہور بغیر وجود کے ممکن نہیں۔ محققین وجود ہی کو ذاتِ الٰہی کہتے ہیں جو تمام عالم کی مابہ الموجودیت ہے کیونکہ اُسی سے ہر چیز کی موجودیت متعلق وابستہ ہے، گو شریعت میں اس لفظ کا اطلاق ذاتِ الٰہی پر وارد نہیں مگر معنی ضرور صادق آتے ہیں اور عقل بھی اس کو تسلیم کرتی ہے والعبرة للمعنی۔ اس صورت میں زید مثلاً بلکہ تمام عالم معدوم ہے اور موجود ہے تو اس وجہ سے کہ وجود کے ساتھ اسکو ایک تعلق خاص ہے اگر وہ تعلق اٹھ جائے تو اسکو پھر کسی طرح موجود نہیں کہہ سکتے۔ اب اگر ظاہر ہے تو وجود ہی ہے کیونکہ معدوم بہ حیثیت عدم ظاہر نہیں ہو سکتا۔ اگر اس کو ظہور ہے تو تعلق وجود کے طفیل سے ہے اس لحاظ سے بندہ اپنے کو فانی اور غیر موجود کہہ سکتا ہے اور اس لحاظ سے وجود کے ساتھ اس کو تعلق خاص ہے اور نظر

صرف وجود کی طرف کرے تو ہمہ اوست کا مضمون بھی صادق آتا ہے اسی وجہ سے بزرگانِ دین کے اقوال دونوں قسم کے وارد ہیں۔ حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ نے متعدد مقامات میں فرمایا ہے مَا اَنْتَ هُوَ بَلْ اَنْتَ هُوَ اگر کوئی اس خیال سے کہ وجود واحد ہے اور بزرگانِ دین نے ہمہ اوست فرمایا ہے اپنی حقیقت جو عین ثابتہ ہے پیش نظر نہ رکھے اور یہ کہے کہ ہمیں عبادت کی ضرورت نہیں تو حضراتِ صوفیہ کے نزدیک بھی وہ کافر ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے صاف فرمایا کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ اور جگہ جگہ عبادت کی تاکید فرمائی ہے اور نصوص قطعیہ کے انکار سے حضراتِ صوفیہ کے پاس بھی آدمی کافر ہو جاتا ہے اور وحدت وجود سے اسکو کوئی نفع نہ ہوگا۔ کیونکہ باوجود وحدت وجود کے دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ آگ برابر جلاتی ہے اور اس سے درد و مصیبت ہوتی ہے اسی طرح قیامت میں بھی عذابِ الیم ہوگا۔ اگر وحدت وجود کا مقتضیٰ یہ ہوتا کہ کسی کو اذیت اور ضرر نہ ہو تو دنیا میں بھی اذیت نہ ہوتی اور یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وحدت الوجود کا اثر قیامت ہی میں ہوگا کیونکہ وجود دنیا و آخرت میں ایک ہی ہے مقتضائے ذاتی اس کا بدل نہیں ہوسکتا، ہاں یہ بات اور ہے کہ کثرت عبادت سے كُنْتُ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ کے مقام تک پہونچ جائے لیکن وحدت الوجود سے کوئی تعلق نہیں وہ کثرت عبادت کا ثمرہ ہے۔

هذا من افادة العالم العارف باللّٰه مولانا الحافظ الحاج المولوی محمد انوار اللّٰه رحمه الله وعم فيضه المتعالی بدوام الايام والليالی فی اثبات وحدة الوجود.

☆☆☆

المعنی فی بطن الشاعر یا مطلب سعدی دیگر

الحمد للہ والمنۃ کہ شرح ابیات مولانا مولوی خُرم علی صاحب مرحوم مشتمل بر اشعار نصیحت

موسوم بہ

خُدا کی قُدرت

از

افادات سراپا برکات شریعت آگاہ طریقت پناہ حقیقت دستگاہ شیخ الاسلام عارف باللہ

امام

محمد انوار اللہ فاروقی نور اللہ مرقدہ

بانی جامعہ نظامیہ حیدرآباد

باھتمام: جمیع طلباء مولوی سندی ۱۴۳۶ھ ۲۰۱۵ء

ناشر: مجلس اشاعت العلوم جامعہ نظامیہ حیدرآباد الہند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ الاسلامؒ
خدا کی قدرت کامل عیاں ہے | اُسی کی ساری قدرت ہے جہاں ہے
دیے انساں کو اُس نے فہم و ادراک | کیا کرتا ہے جس سے سیر افلاک
اُسی کے قبضۂ قدرت میں سب ہے | ہیں سب مخلوق اور وہ سب کا رب ہے
اُسی کے ہاتھ ہے ساری خدائی | خدائی سب اسی کی ہے بنائی
اُسی نے دی ہے عظمت انبیاء کو | کرامت بخشی اُس نے اوْلیاء کو
سنو یارو نصیحت کرتے ہیں ہم | اِسے مانو، رہو دل شاد و خُرّم

مولوی خرم
خدا فرماچکا قرآں کے اندر | میرے محتاج ہیں پیر و پیمبر

شیخ الاسلامؒ
تو پھر دشمن جو ہو کوئی خدا کا | بھلا کیونکر نہ وہ محتاج ہوگا
ذرا تو بھائیو خالق سے شرماؤ | بہت بھٹکے کبھی تو راہ پر آؤ
کبھی حاجت جو پیش آتی ہے تم کو | تو پھر کیسی وہ بھٹکاتی ہے تم کو
ہر اک کے پاس لیجاتی ہے تم کو | نہیں ایماں کی لاج آتی ہے تم کو
کبھی ہندو سے مانگیں جاکے حاجت | کریں گا ہے کرمتاں سے لجاجت
کبھی نیچر کی کرتے ہیں خوشامد | خوشامد ہر کہ را کردی خوش آمد
کبھی ہو پارسی کے پاس جاتے | اور اُس کے سامنے ہو گڑگڑاتے
کہا حالانکہ[1] ختم المرسلیں نے | ہمارے رحمۃ للعالمیں نے

---

[1] مشکوٰۃ میں روایت ہے کہ انس اور ثابت بنانی رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیئے کہ مانگیں تم لوگ اللہ تعالیٰ سے سب حاجتیں یہاں تک کہ تسمہ نعل کا اگر ٹوٹ جائے اور نمک۔ رواہ الترمذی ۱۲ سنہ

بخاری کی کتاب الرقاق باب التواضع میں حدیث ہے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے جس کو میں دوست رکھتا ہے اگر وہ مجھ سے کچھ مانگے تو ضرور ضرور میں اسکو دیتا ہوں۔ ۱۲

شیخ الاسلامؒ کہ گر ہو نعل کے تسمے کی حاجت خدا نے جس پہ تم لائے ہو ایماں	تو وہ بھی رب سے ہی چاہو بمنت یہ فرمایا سنو اس کا ہے فرماں
مولوی خرم **نہیں طاقت سوا میرے کسی میں**	**کہ کام آوے تمہاری بے کسی میں**
شیخ الاسلامؒ جو محبوبینِ حق کی ہو یہ حالت تو پھر اعدائے حق سے کیا ہے امید بھلا پیروں سے ہے اتنی تو امید محبانِ خدا چاہیں جو حق سے	نہ ہووے اُن میں جب بالذات طاقت ٹھکانا جن کا ہے دوزخ میں جاوید سفارش سے وہ کرسکتے ہیں تائید تو پھر مطلب بھلا کیوں کر نہ نکلے
مولوی خرم **غضب کی بات ہے دشمن کے آگے**	**پسارو ہاتھ اے بندو خدا کے**
شیخ الاسلامؒ سنو یارو یہ باتیں دل لگا کے ہیں بت مبغوض حق سو اُن کے محتاج جو خود محتاج ہووے دوسرے کا اگر کچھ مانگنا ہو رب سے مانگو	نہیں قدرت کسی میں جز خدا کے بنے بیٹھے ہوئے ہیں خود مہاراج بھلا اُس سے مدد کا مانگنا کیا سفارش اُس کے محبوبوں سے چاہو
مولوی خرم **خدا سے اور بزرگوں سے بھی کہنا**	**یہی ہے شرک یارو اس سے بچنا**

شیخ الاسلامؒ

تردد میں دوئی ہوتی ہے یارو — جو کچھ ہو مانگنا خالق سے مانگو
بزرگوں سے اگر کچھ چاہتے ہو — اور اُن کو مستقل گر تم نہ سمجھو
تو یہ پھر مانگنا حق ہی سے ہوگا — ولی کی بس سفارش کا ہے ٹیکا
اگر چاہے سوا اُن کے کسی سے — کوئی مقصود دشمن سے خدا کے
تو یہ ممکن نہیں کہ مانگتا ہو — خدا سے واسطہ کرکے عدو کو
بھلا مشرک سے جس نے ایسا مانگا — نہ کہئے اُس کو مشرک تو کہیں کیا
جو سمجھے مستقل غیرِ خدا کو — کہیں مشرک ضرور اُس بے حیاء کو

مولوی خرم

خبر قرآن میں ہے یہ محقق — نہ بخشے گا خدا مشرک کو مطلق
معاذ اللہ جسے اُس نے نہ بخشا — مقرر وہ جہنم میں پڑے گا
اگر قرآن کو سچ مانتے ہو — تو پھر تم منتیں کیوں مانتے ہو

شیخ الاسلامؒ

عدو اللہ کی منت اور مسلماں — ذرا سونچو تو کیسا ہے یہ ایماں
تمہیں یہ طورِ بد کس نے سکھایا — محمد ﷺ نے کہاں یہ کہہ بتایا

مولوی خرم

ہے شیطاں دشمنِ اولادِ آدم — سکھاتا ہے وہی راہِ جہنم
کسی کو بت پرستی ہے سکھاتا — کسی کو ہے وہ قبروں پر جھکاتا

شیخ الاسلامؒ

کہ ہاں توڑو مزاریں اولیاء کی — جو ممکن ہو تو قبرِ مصطفیٰ ﷺ بھی
شہیدوں کی بھی قبروں کو سراسر — زمیں کے ساتھ کر دیجئے برابر
نشاں اُن کا کہیں رہنے نہ دیجئے — اثر اُن کا مٹادیجے زمیں سے
سبب یہ ہے کہ شیطاں پر ہے لعنت — اُسے رحمت سے ہوتی ہے اذیت

شیخ الاسلامؒ	اور اُن حضرات کی قبروں پہ دائم	نزولِ[1] رحمت خالق ہے پیہم
	تو مارے رشک کے چاہتا ہے مردود	کہ کھدوا کر انہیں کر دیوے نابود
	نکالا اس لئے ڈھنگ اُس نے ایسا	کہ مٹ جائے جہاں سے نام اِنکا
	نہ ہووے تا کہیں ذکر اُن کا مطلق	اُتر آوئے[1] نہ اُس جا رحمتِ حق
	مگر کیا کرسکے بیچارہ شیطاں	خدا ہووے کسی کا جب نگہباں
مولوی خرم	**غرض اللہ سے دونوں کو روکا**	**بُھلا کر راہِ حق خندق میں جھوکا**
	مسلمانو ذرا سونچو تو دل میں	**پھنسے ہو کس طرح تم آب و گل میں[2]**
شیخ الاسلامؒ	نہ جانو اُن کو خاکی مثل اپنے	فرشتوں سے ہیں برتر اُن کے رتبے
	بہت غفلت میں سوئے اب تو جاگو	خدا کے ہوتے بندوں سے نہ مانگو
	بھلا اُن کافروں سے مانگنا کیا	وسیلے کو نہیں بس اَوْلیاء کیا
	وہ مالک ہے سب اُسکے آگے لاچار	نہیں ہے کوئی اُس کے گھر کا مختار
	کہ بے باکانہ پوچھے یا الٰہی	دیئے کیوں اُن کو رتبے لاتناہی
مولوی خرم	**وہ کیا[3] ہے جو نہیں ہوتا خدا سے**	**جسے تم مانگتے ہو اَوْلیاء سے**

[1] امام سخاوی نے مقاصد حسنہ میں قول سفیان بن عیینہؒ کا نقل کیا ہے: **عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ** ۱۲۔

[2] یعنی اَوْلیاء کے صرف قبروں اور جسموں ہی میں کہ آب و گل ہیں نظر کو تم نے روک رکھی ہے، چشمِ بصیرت کو کھولو اور اُن کے مرتبوں کو دیکھو کہ کیا ہیں ۱۲ منہ۔

۳ے یعنی جو کچھ تم اؤلیاء سے چاہتے ہو چاہو وہ سب خدائے تعالیٰ سے ہوسکتا ہے
صرف اجابت دعا کے لئے ذریعہ چاہئے۔۱۲

شیخ الاسلامؒ جو کچھ تم چاہتے ہو اؤلیاء سے تو مانگو واسطہ سے اؤلیاء کے	وہ سب بے شبہ ہوتا ہے خدا سے دلادیں گے دعا کر کے خدا سے
مولوی خرم **بیانِ شرک سُن کہتے ہیں مردک**	**کہ منکر ہیں بزرگوں سے بلاشک**
شیخ الاسلامؒ غلط فہمی ہی دیکھی اِن سے اکثر قصورِ فہم کو کوئی کرے کیا ہوا اچھا بہت ہی خیر گذری وگر نہ مطلبِ اشعار بے غور	یہ ناداں دوست ہیں دشمن سے بد تر تھا مطلب کچھ تو کچھ کا کچھ ہی سمجھا جو ہم نے جلد شرحِ متن لکھی عزیزوں نے بنا رکھا تھا کچھ اور
مولوی خرم ارے لوگو زباں اپنی کو روکو خدا لعنت کرے اُس رو سیاہ پر جسے ہو بغض آلِ مصطفیٰ ﷺ کا جسے اصحابِ حضرت سے ہو انکار جسے کچھ بغض ہووے اؤلیاء سے اب اتنا اور بھی سُن رکھئے حضرت ہمارا کام سمجھانا ہے یارو تو اپنے حال میں کچھ سوچ خُرّم	بزرگوں سے نہیں انکار ہم کو کہ جس کے دل میں ہو بغضِ پیمبر خدا اُس کو کرے دوزخ کا کندا رہے ہر دم خدا کی اُس پہ پھٹکار ہمیشہ ابر لعنت اُس پہ برسے جو حق پر نا چلے اُس پر بھی لعنت اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو زباں اب بند کر واللہ اعلم
شیخ الاسلامؒ کہیں فرطِ محبت سے نہ وہ بات	نکل آئے کہ جس کا ہو نہ اثبات

شیخ الاسلامؒ بیاں اتنی نہ کر اِن کی فضیلت　کہ کچھ کا کچھ سمجھ لیں اہلِ بدعت

خدا مختار ہے چاہے سو کہدے　وہی جانے دیے ان کو جو رتبے

اگر ارشادِ[ا] بی یبصر ہوا ہے　وگر بی یبطش و یمشی کہا ہے

تو ہم کہتے ہیں لائے دل سے ایماں　اگر چہ فہم معنیٰ میں ہیں حیراں

مگر دے ہم کو وہ **انوار** ایماں　الٰہی جس سے سمجھیں تیرا فرماں

ا بخاری شریف کی کتاب الرقاق بات التواضع میں یہ حدیث ہے جسکا ترجمہ یہ ہے: ہمیشہ بندہ قریب ہوتا جاتا ہے طرف میری، یہاں تک کہ دوست رکھتا ہوں میں اسکو پھر جب دوست رکھتا ہوں اسکوتو ہو جاتا ہوں میں سماعت اُس کی جس سے سنتا ہے اور بصارت اُس کی جس سے دیکھتا ہے اور ہاتھ اسکا جس سے پکڑتا ہے اور پاؤں اُس کا جس سے چلتا ہے۔ انتہی ۱۲۔ اور ایک روایت میں ہے مجھ ہی سے سنتا ہے اور مجھ ہی سے دیکھتا ہے اور مجھ ہی سے پکڑتا ہے اور مجھ ہی سے چلتا ہے۔ ۱۲

☆☆☆

حضور شیخ الاسلام قدوۃ الانام شیخ الاسلام عارف باللہ امام **محمد انوار اللہ فاروقی** نور اللہ مرقدہ

اسمِ گرامی	:	حافظ محمد انوار اللہ فاروقی
پیدائش	:	۴/ربیع الثانی ۱۲۶۴ھ بمقام قندھار، مہاراشٹرا
والد	:	ابو محمد شجاع الدین رحمۃ اللہ علیہ
نسب نامہ	:	انچالیسویں پشت میں سیدنا عمر بن خطابؓ سے جاملتا ہے۔
جدِ اعلیٰ	:	حضرت شہاب الدین علی الملقب بہ فرخ شاہ کابلی رحمۃ اللہ علیہ
القاب	:	شیخ الاسلام، عارف باللہ
خطابات	:	فضیلت جنگ، خان بہادر
تخلص	:	انورؔ
اساتذہ	:	مولانا امجد علیؒ، مولانا عبد الحلیم فرنگی محلی، مولانا عبد الحی فرنگی محلی مولانا فیاض الدین اورنگ آبادی، مولانا عبد اللہ یمنیؒ
زیارتِ حرمین	:	۱۲۹۴ھ، ۱۳۰۱ھ، ۱۳۰۵ھ،
شیخِ طریقت	:	شیخ المشائخ مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ
جامعہ کا قیام	:	۱۲۹۲ء
وصال	:	یکم جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ
باقیات صالحات	:	جامعہ نظامیہ حیدرآباد، دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف، دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد، مکتبۂ آصفیہ حیدرآباد، کے علاوہ کئی ساری نادر تصانیف۔

☆☆☆

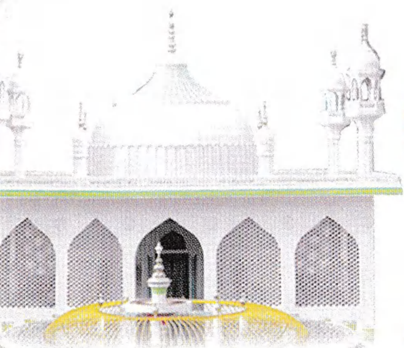
اعلان

شیخ الاسلام حضرت مولانا حافظ محمد انوار اللہ فاروقی قدس سرہ العزیز نے ۱۲۹۲ھ میں علوم اسلامیہ کی اشاعت و دین مبین کی حفاظت کے لئے جامعہ نظامیہ کو قائم فرمایا۔ الحمد للہ اپنے قیام سے تاحال جامعہ نظامیہ علم دین کی تعلیم و اشاعت میں مصروف ہے۔ اس مرکزی علمی درسگاہ سے لاکھوں طالبان علم فیض یاب ہوئے اور انشاء اللہ العزیز تاقیام قیامت اس کا علمی فیض جاری رہے گا۔ شیخ الاسلام علیہ الرحمۃ نے جامعہ نظامیہ کے قیام کے بعد ۱۳۳۰ھ میں علوم اسلامیہ کی مفید و نادر تحقیقی اصلاحی اور معلومات آفریں کتب کی اشاعت کے لئے ایک ادارہ بنام "مجلس اشاعت العلوم" قائم فرمایا۔ مجلس اشاعت العلوم جامعہ نظامیہ نے تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، تصوف، فلسفہ اسلام، تاریخ وسیرت، اخلاق وفضائل، معجزات وکرامات، استعانت، ردوہابیت، ردقادیانیت، زیارت قبور، علم غیب، طبقات اولیاء، میلادمبارک، رویت الٰہی، وحی، عشق ومحبت، سماع موتی، ندا، جواز قیام، وسیلہ، معراج مبارک وغیرہ جیسے اہم مسائل پر شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ علیہ الرحمۃ ودیگر علمائے اعلام کی مدلل وعمدہ تصانیف شائع کی ہیں جن کا مطالعہ ایمان ویقین اور عمل میں پختگی کا باعث ہے۔ نیز شعبہ تحقیقات اسلامیہ جامعہ نظامیہ سے تنقیح وتصحیح کے بعد نصاب اہل خدمات شرعیہ کو بزبان اُردو وانگریزی شائع کیا گیا۔ جو معتبر فقہی کتب سے ماخوذ اور عقائد اہل سنت وجماعت کے مطابق ہے۔ اس کتاب کا ہر گھر میں رہنا ضروری ہے۔ اسی طرح الکلام المرفوع کو عربی زبان میں اور ردقادیانیت میں بانی جامعہ نظامیہ کی معرکۃ الآراء تصنیف انوار الحق کو شائع کیا گیا۔ نیز محدث دکن ابوالحسنات حضرت سید عبداللہ شاہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی مشکوۃ شریف کے طرز پر فقہ حنفی کے احادیث شریفہ کی عظیم کتاب زجاجۃ المصابیح کا ترجمہ بنام نور المصابیح شائع کیا گیا۔ اور اب انوار اللہ الودود فی مسئلۃ وحدۃ الوجود اور خدا کی قدرت شائع کئے جارہے ہیں۔

اطلاع

مجلس اشاعت العلوم کے طباعتی پروگرام، ارکان کی امداد اور اہل خیر اصحاب کے عطیات سے تکمیل پاتے ہیں علم دوست اصحاب سے خواہش کی جاتی ہے کہ مجلس اشاعت العلوم کی مطبوعات کی طباعت میں حصہ لیں۔ مجلس اشاعت العلوم کی تمام مطبوعات دفتر مجلس اشاعت العلوم جامعہ نظامیہ شبلی گنج حیدرآباد سے 10 تا 4 ساعت دن حاصل کی جاسکتی ہیں۔ نیز دکن ٹریڈرس مغلپورہ، چارمینار وچوک، گلزار حوض اور مکتبہ رفاہ عام گلبرگہ سے بھی کتب حاصل کی جاسکتی ہیں مزید تفصیلات مولانا حافظ محمد عبید اللہ فہیم صاحب قادری الملتانی شریک معتمد مجلس اشاعت العلوم سے فون نمبر 24416847 پر حاصل کی جاسکتی ہیں۔

المعلن



انوار اللہ الودود

فی

مسئلۃ وحدۃ الوجود

خدا کی قدرت

از

افادات سراپا برکات شریعت آگاہ طریقت پناہ حقیقت دستگاہ شیخ الاسلام عارف باللہ

امام

محمد انوار اللہ فاروقی نور اللہ مرقدہ

بانی جامعہ نظامیہ حیدرآباد

باہتمام: جمیع طلباء مولوی سندی ۱۴۳۶ھ / ۲۰۱۵ء

ناشر: مجلس اشاعت العلوم جامعہ نظامیہ حیدرآباد الہند

اعلان

شیخ الاسلام حضرت مولانا حافظ محمد انوار اللہ فاروقی قدس سرہ العزیز نے ۱۲۹۲ھ میں علوم اسلامیہ کی
اشاعت ودین مبین کی حفاظت کے لئے جامعہ نظامیہ کو قائم فرمایا۔ الحمد للّٰہ اپنے قیام سے تا حال جامعہ نظامیہ
علم دین کی تعلیم و اشاعت میں مصروف ہے۔ اس مرکزی علمی درسگاہ سے لاکھوں طالبان علم فیض یاب ہوئے اور
ان شاء اللہ العزیز تا قیام قیامت اس کا علمی فیض جاری رہے گا۔ شیخ الاسلام علیہ الرحمۃ نے جامعہ نظامیہ کے قیام کے
بعد ۱۳۳۰ھ میں علوم اسلامیہ کی مفید و نادر تحقیقی اصلاحی اور معلومات آفریں کتب کی اشاعت کے لئے ایک ادارہ
بنام ''مجلس اشاعت العلوم'' قائم فرمایا۔ مجلس اشاعت العلوم جامعہ نظامیہ نے تفسیر' حدیث' فقہ' کلام'
تصوف' فلسفہ اسلام' تاریخ وسیرت' اخلاق وفضائل' معجزات وکرامات' استعانت' ردوہابیت' ردقادیانیت' زیارت
قبور' علم غیب' طبقات اولیاء' میلاد مبارک' رویت الٰہی' وحی' عشق ومحبت' سماع موتی' ندا' جواز قیام' وسیلہ' معراج مبارک
وغیرہ جیسے اہم مسائل پر شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ علیہ الرحمۃ ودیگر علمائے اعلام کی مدلل وعمدہ تصانیف شائع کی ہیں
جن کا مطالعہ ایمان ویقین اور عمل میں پختگی کا باعث ہے۔ نیز شعبہ تحقیقات اسلامیہ جامعہ نظامیہ سے
تنقیح وتصحیح کے بعد نصاب اہل خدمات شرعیہ کو بزبان اُردو وانگریزی شائع کیا گیا۔ جو معتبر فقہی کتب سے ماخوذ اور
عقائد اہل سنت وجماعت کے مطابق ہے۔ اس کتاب کا ہر گھر میں رہنا ضروری ہے۔ اسی طرح الکلام المرفوع کو عربی
زبان میں اور ردقادیانیت میں بانی جامعہ نظامیہ کی معرکۃ الآراء تصنیف انوار الحق کو شائع کیا گیا۔ نیز محدث دکن
ابو الحسنات حضرت سید عبداللہ شاہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی مشکوۃ شریف کے طرز پر فقہ حنفی کے احادیث شریفہ کی عظیم
کتاب زجاجۃ المصابیح کا ترجمہ بنام نور المصابیح شائع کیا گیا۔ اوراب انوار اللہ الودود فی مسئلۃ وحدۃ الوجود اور
خدا کی قدرت شائع کئے جارہے ہیں۔

اطلاع

مجلس اشاعت العلوم کے طباعتی پروگرام' ارکان کی امداد اور اہل خیر اصحاب کے عطیات سے تکمیل پاتے ہیں
تمام دوست اصحاب سے خواہش کی جاتی ہے کہ مجلس اشاعت العلوم کی مطبوعات کی طباعت میں حصہ لیں۔
مجلس اشاعت العلوم کی تمام مطبوعات دفتر مجلس اشاعت العلوم جامعہ نظامیہ شبلی گنج حیدرآباد سے 10 تا
5 ساعت دن حاصل کی جاسکتی ہیں۔ نیز دکن ٹریڈرس مغلپورہ، چارمینار وچوک' گلزار حوض اور مکتبہ رفاہ عام گلبرگہ سے
بھی کتب حاصل کی جاسکتی ہیں مزید تفصیلات مولانا حافظ محمد عبید اللہ فہیم صاحب قادری الملتانی شریک معتمد مجلس
اشاعت العلوم سے فون نمبر 24416847 پر حاصل کی جاسکتی ہیں۔

المعلن